رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے ... سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ (الہام مسیح موعود)

جلد ۶ | ۲۷۔ جولائی ۱۹۱۸ء | شنبہ | ۲۷۔ شوال ۱۳۳۶ھ ہجری | نمبر ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

دو تین دن سے آسمان پر بادل گھر گھر کر آتے رہے لیکن ابھی بارش نہیں ہوئی۔ جس سے گرمی کی شدت میں کمی نہیں ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے امداد جنگ کے لئے جو انجمن تجویز فرمائی ہے ۲۳۔ جولائی کو بعد نماز ظہر اس کا پہلا جلسہ ہوا اور طریق عمل کا نقشہ تیار کیا گیا جس کے مطابق کام شروع ہو گیا ہے۔

بعد از نماز ظہر حدیث۔ اور بعد از نماز عصر قرآن کریم کا روزانہ درس ہوتا ہے۔

گرلز سکول موسمی تعطیلات ختم ہونے کے بعد ۲ ماہ حال سے کھل گیا ہے جس میں ۹۰ کے قریب لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں۔

امداد جنگ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا فرمان جماعت احمدیہ کے نام

برادران۔ السلام علیکم۔ دل میں تو بہت کچھ ہے جو آپ لوگوں کو سنانا چاہتا ہوں۔ مگر ابھی وقت نہیں آیا۔ اور ابھی میری صحت جو الحمد للہ کہ روزانہ ترقی کر رہی ہے۔ ابھی اس بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتی۔ مگر ایک بات جس کا فوراً آپ لوگوں تک پہنچانا ضروری ہے اس وقت کہنی چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ سلسلہ احمدیہ کا گورنمنٹ برطانیہ سے جو تعلق ہے۔ وہ باقی تمام جماعتوں سے نرالا ہے۔ ہمارے حالات ہی اس قسم کے ہیں کہ گورنمنٹ اور ہمارے فوائد ایک ہوئے ہوئے ہیں۔

گورنمنٹ برطانیہ کی ترقی کے ساتھ ہمیں بھی آگے قدم بڑھانیکا موقع ہے۔ اور اس کو خدانخواستہ اگر کوئی نقصان پہنچے۔ تو اس صدمہ سے ہم بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اس لئے شریعت اسلام۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکام کے ماتحت اور خود اپنے فوائد کی حفاظت کے لئے۔ اس وقت جبکہ جنگ و جدال کی گرم بازاری ہے۔ ہماری جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر ممکن طریق سے گورنمنٹ کی مدد کرے اور چونکہ ہر ایک شخص نہیں سمجھ سکتا کہ وہ کس کس طریق سے گورنمنٹ کی مدد کر سکتا ہے۔ اور فطرت انسانی کے مطابق انسان کو بار بار یاد دلانے کی بھی ضرورت ہے۔ اس لئے اس کام کو باحسن انجام تک پہنچانے کے لئے میں نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ جس کے گیارہ ممبر قادیان میں ہونگے۔ اور ان کے مددگار کے طور پر ہر ضلع

ہر صوبہ میں ایک ایک ممبر مقرر کیا جائیگا۔ وہ اپنے مددگار اپنے علاقہ میں ہر ایک جگہ پر جہاں احمدیہ جماعت ہو مقرر کریگا

اس کمیٹی کا کام یہ ہوگا (۱) احمدی جماعت میں خصوصاً۔ اور دوسرے لوگوں میں عموماً بھرتی کی تحریک کرنا (۲) مالی طور پر گورنمنٹ کی مدد کرنے کی تحریک احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کرنا۔

(۳) احمدیوں کو جو تکالیف فوج میں ہوں ان کے دور کرنے کی کوشش کرنا۔ (۴) پچھلی کل خدمات جو احمدیوں نے کی ہیں۔ ان کی فہرست طیار کرنا۔ اور آئندہ ساتھ ساتھ تیار کرتے رہنا۔

یہ بھی انتظام کیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک خدمت جو کوئی شخص کرے اس سے اس ضلع کے حکام اور پنجاب گورنمنٹ کو باقاعدہ ماہواری طور پر مطلع کیا جاتا رہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہماری تمام جماعت اس کام میں اس کمیٹی کی مدد کریگی۔

اس کمیٹی کا نام "انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ" ہوگا

خاکسار مرزا محمود احمد

"انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ" کا اعلان

فوری توجہ کے قابل

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فرمان میں جس کمیٹی کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل اصحاب ممبر حضور ہی نے تجویز کئے ہیں۔

(۱) حضرت نواب محمد علی خاں صاحب

(۲) حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

(۳) چودھری فتح محمد صاحب۔ ایم۔ اے

(۴) ماسٹر عبد المغنی صاحب

(۵) مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے

(۶) ماسٹر محمد الدین صاحب بی۔ اے

(۷) منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر "الفضل"

(۸) قاضی ظہور الدین صاحب اکمل ایڈیٹر تشحیذ الاذہان

(۹) شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور

(۱۰) شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم

(۱۱) میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق

اس کمیٹی کا پہلا جلسہ ۲۳۔ جولائی کو زیر صدارت جناب مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہوا جس میں تجویز ہوا کہ کمیٹی کے تمام اغراض و مقاصد چھاپ کر تمام احمدیہ انجمنوں اور بعض افراد کو بھیجے جائیں۔ تاکہ احمدی اصحاب ان سے واقف ہو کر کمیٹی کے کام میں امداد دینی شروع کر دیں

پس احباب کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ مندرجہ ذیل امور کے متعلق بہت جلدی خاکسار کو مطلع فرماویں۔ تاکہ کمیٹی اپنا کام باقاعدہ شروع کر دے۔

(۱) کس قدر افراد ان کے ہاں سے فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔

(۲) کس قدر احمدی افراد ان کے ہاں سے دوسرے جنگی کاموں کے لئے گئے ہیں۔

(۳) ان کے ذریعہ دوسرے لوگ کس قدر بھرتی ہوئے ہیں

(۴) کس قدر چندہ دیا ہے۔

(۵) کس قدر قرضہ جنگ میں حصہ لیا ہے

(۶) جنگی کمیٹیوں میں کون کون سے ممبر ہیں۔

(۷) ڈیفنس فورس میں کس قدر آدمی شامل ہوئے ہیں

جہاں تک ممکن ہو مندرجہ بالا امور کا جواب ان خطوط کا جو اس کمیٹی کی طرف سے احباب کو پہنچیں جلدی جواب دیا جائے (سکرٹری انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ قادیان)

اطلاع

تمام احمدی انجمنوں کے سکرٹری صاحبان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے اجلاس نمبر ۲ منعقدہ ۱۵۔ جولائی سنہ ۱۹۱۸ء میں مجھے صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری شپ سے سبکدوش کیا گیا ہے۔ اور میری جگہ فی الحال جناب ماسٹر محمد دین صاحب سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ بعد میں کوئی اور صاحب مستقل طور پر سکرٹری مقرر ہونگے۔ آئندہ جو صاحب صدر انجمن احمدیہ کے کسی شعبہ کے متعلق کوئی خط و کتابت کرنا چاہیں۔ تو وہ سر دست جناب ماسٹر محمد دین صاحب سے اور بعد میں جن صاحب کے سکرٹری ہونیکا اعلان ہو ان سے کریں۔

سید محمد اسحاق سابق سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

ڈاکخانہ کے ٹکٹوں کے متعلق شکایت اور ہماری معذرت

سنہ ۱۸ء

بعض خریداران الفضل کو الفضل مورخہ ۲۳۔ جولائی ایک دن بعد بھیجا گیا ۔ یہ ہمارا قصور نہیں۔ ہم تو یہانتک پابندی کرتے ہیں۔ کہ قریباً ۲ ماہ سے ایک پرچہ الفضل بھی بجائے ہفتہ کے اتوار یا بجائے منگل کے بدھ روانہ نہیں ہوا۔ بلکہ عین مقررہ روز پر ۱۲ بجے سے اول ڈاکخانہ میں پہنچا دئیے رہے۔ لیکن اسے کیا کیجئے کہ بعض اوقات ڈاکخانہ قادیان سے ٹکٹ نہیں ملتے۔ چار پانچ بار پہلے ایسا ہو چکا ہے اور ہم نے صاحب پوسٹماسٹر جنرل ڈاکخانہ جات لاہور کو اس وقت کے متعلق تار بھی دیا۔ شکایتی چٹھیاں بھی لکھیں مگر تا حال کوئی توجہ نہیں ہوئی۔ ایک طرف سے ڈاکخانہ اپنے قواعد کی اس سختی سے تعمیل کراتا ہے۔ کہ اگر کسی سخت مجبوری کی حالت میں بھی اخبار لیٹ ہو جاتے تو نوٹس آ جاتا ہے۔ کہ آپکا پرچہ وقت پر شائع نہیں ہوتا۔ دوسری طرف ٹکٹ مہیا کر کے نہیں رکھے جاتے جس سے ہمارے خریداروں کو بہت پریشانی ہوتی ہے اور اخبار کی خریداری پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے معلوم نہیں یہ عملہ ڈاکخانہ قادیان کی سستی اور لاپرواہی ہے۔ یا کوئی اور وجہ ہے۔ امید ہے افسران بالا اس کی طرف پوری توجہ فرمائیں گے۔ (منیجر الفضل)

وی پی آتے ہیں

جن اصحاب کا چندہ ماہ جولائی میں ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام ۳۔ اگست کا پرچہ وی پی ہوگا۔ اور واپس کرنیوالے حضرات کے نام اخبار حسب معمول تا ادائے چندہ نہیں بھیجا جائیگا امید ہے احباب وی پی واپس نہیں کریں گے۔ جیسا کہ ماہ جون میں ساٹھ کے قریب وی پی واپس آئے (منیجر الفضل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۲۷ جولائی ۱۹۱۸ء

بانی آریہ سماج کی نہایت خطرناک تعلیم میں سے کچھ

گورنمنٹ عالیہ کی توجہ کے قابل

"ستیارتھ پرکاش" ضرور ضبط ہونی چاہیئے

(۹)

گذشتہ پرچہ میں ہم پنڈت دیانند صاحب بانیٔ آریہ سماج کی اس خطرناک تعلیم کا نمونہ دکھلا چکے ہیں۔ جس کی زد گورنمنٹ عالیہ پر پڑتی ہے۔ اور جس کی وجہ سے حکومت کو بہت بڑا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ جناب پنڈت صاحب نے اپنی مایۂ ناز کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں ان لوگوں کے متعلق۔ جو ان سے مذہبی طور پر اتفاق نہیں رکھتے یعنی جو موجودہ ویدوں کو ایشور کا کلام نہیں سمجھتے اور اس تعلیم کو جو پنڈت صاحب موصوف پیش کرتے ہیں۔ درست نہیں سمجھتے۔ اور نہ اسے اپنے لئے واجب العمل قرار دیتے ہیں۔ ان کے ساتھ کیا سلوک کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ جناب پنڈت صاحب موصوف اپنے پیروؤں کو تلقین فرماتے ہیں۔ کہ:۔

(۱) پاکھنڈی یعنی وید کی مذمت کرنے اور وید کے برخلاف عمل کرنے والے (وکرمستھ) جو وید کے خلاف کام کرنے والے۔ جھوٹ وغیرہ کے عادی جیسے بلا چھپ کر اور جم کر تاکتا تاکتا جھپٹ کے چوہے وغیرہ جانداروں کو مار اپنا پیٹ بھرتا ہے اس قسم کے لوگوں کا نام ویڈار ورتک (شٹھ) یعنی ہٹھ اور ضد کرنے والے مغرور جو آپ جانیں نہیں اور دوں کا کہا مانیں نہیں (دہتیک) پھر دلیلیں کرنے والے بے فائدہ بولنے والے۔ جیسے کہ آجکل کے ویدانتی کہتے ہیں کہ ہم خدا اور جہان جھوٹا ہے وید وغیرہ شاستر اور ایشور فرضی ہے۔ اس قسم کے گپوڑے ہانکنے والے (وک ورتی) جیسے بگلا ایک پیر اٹھا دھیان میں بیٹھے ہوئے کی مانند فوراً مچھلی کی جان لے کر اپنی غرض پوری کرتا ہے۔ ایسے آجکل کے بیراگی اور خاکی وغیرہ ہٹھ اور ضد کرنے والے وید کے مخالف ہیں ایسے لوگوں کی تواضع زبان سے بھی نہ کرنی چاہیئے۔

(ستیارتھ پرکاش۔ ایڈیشن سوم $\frac{۱۳۱}{۱۳۲}$)

اس حوالے میں جن الفاظ کو جلی کر دیا گیا ہے وہ قابل توجہ ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنڈت دیانند صاحب کے نزدیک جہاں وہ لوگ۔ جو جھوٹ وغیرہ کے عادی بلے کی طرح چھپ کر حملہ کرنے والے ہٹھ اور ضد کرنے والے۔ مغرور جو آپ جانیں نہیں اور دوں کا کہا مانیں نہیں۔ پھر دلیلیں دینے والے بے فائدہ بولنے والے۔ گپوڑے ہانکنے والے اس قابل ہیں۔ کہ ان کی تواضع زبان سے بھی نہ کرنی چاہیئے وہاں وہ ایسے لوگوں کو بھی اسی میں شامل کرتے ہیں۔ جو "وید کی مذمت کرنے والے۔ اور وید کے برخلاف عمل کرنے والے ہیں" یعنی ان کی بھی زبان سے تواضع نہیں کرنی چاہیئے۔ اس میں تو کوئی شک ہی نہیں۔ کہ یہاں "وید کے برخلاف عمل کرنے والے" سے پنڈت دیانند صاحب کی مراد وہی لوگ ہیں۔ جو ان احکام پر عمل نہیں کرتے۔ جو صرف ویدوں ہی کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اور باقی تمام مذاہب کی کتابوں کے برخلاف ہیں کیونکہ انھوں نے ایسے افعال کا جنھیں ہر مذہب و ملت کی الہامی کتب برا اور ناروا قرار دیتی ہیں۔ الگ طور پر ذکر کر دیا ہے۔ اور ان کا ارتکاب کرنے والوں کے نام بھی الگ رکھے ہیں۔ پس جب یہ بات صاف ہو گئی۔ کہ وید کے برخلاف عمل کرنیوالے سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو آریہ نہیں ہیں۔ تو مذکورہ بالا حوالہ سے بین طور پر ثابت ہو گیا کہ اس میں جہاں کئی ایک ایسے افعال کے مرتکب ہونے والوں کے ساتھ جنھیں ہر ایک انسان برا سمجھتا ہے۔ زبانی تواضع کرنے سے روکا گیا ہے۔ وہاں ان لوگوں سے بھی منع کر دیا گیا ہے۔ جو وید پر عمل نہیں کرتے۔ اور اس کے ان احکام کو جنھیں ان کی مذہبی کتب ناپسندیدہ اور نادرست قرار دیکر ان پر عمل کرنے سے روکتی ہیں صحیح اور واجب العمل نہیں سمجھتے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ اس کے متعلق بتلانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ بات بالکل صاف ہے۔ تمام ان لوگوں کے متعلق جو وید کی اس تعلیم پر نہیں چلتے۔ جس کا کسی قدر نمونہ پنڈت دیانند صاحب نے نیوگ وغیرہ کے رنگ میں "ستیارتھ پرکاش" میں پیش کیا ہے۔ پنڈت صاحب موصوف کا یہ ارشاد ہے۔ کہ "ایسے لوگوں کی تواضع زبان سے بھی نہ کرنی

چاہیئے" زبان سے تواضع کرنی کیا ہوتی ہے - یہی کہ نرمی سے کلام کیا جائے - تہذیب کے ساتھ بولا جائے اور کوئی ایسا لفظ زبان سے نہ نکالا جائے - جس سے سننے والے کو صدمہ اور تکلیف ہو - گویا اس صفت سے کام لینا جسے خوش اخلاقی کہتے ہیں زبان کے ساتھ تواضع کرنا ہوتا ہے - اور یہ ایک ایسی صفت ہے کہ اسی پر انسانیت کی بنیاد ہے - اور جس میں یہ نہیں وہ انسان کہے جانے کے قابل نہیں - لیکن کیسے تعجب اور حیرانی کی بات ہے - کہ پنڈت دیانند صاحب اپنے پیرووں کو ہدایت فرماتے ہیں - کہ وہ لوگ جو وید کے برخلاف عمل کرتے ہیں " ایسے لوگوں کی تواضع زبان سے بھی نہ کرنی چاہیئے" جس کا صاف مطلب یہ ہے - کہ ان سے نرمی کے ساتھ بات تک نہ کرنی چاہیئے - تہذیب کے ساتھ بولنا تک نہیں چاہیئے - اور اخلاق کے ساتھ کلام تک نہیں کرنا چاہیئے بلکہ سخت اور دل آزار الفاظ کے ذریعہ مخاطب کرنا چاہیئے - اخلاق سے گرے ہوئے طریق سے پیش آنا چاہیئے -

اب غور کرنے کا مقام ہے - کہ وہ شخص جو اپنے پیرووں کو یہ تعلیم دیتا ہے - کہ دوسروں کے ساتھ سیدھے منھ بات تک نہ کریں - اور اگر کریں تو ایسے رنگ میں کریں - کہ جس سے زبانی تواضع نہ پائی جائے - یعنی سختی اور درشتی سے کریں - وہ اس ہندوستان میں جہاں بیشمار ایسے لوگ رہتے ہیں - جو وید کو قابل عمل نہ سمجھنے کی وجہ سے اس کے خلاف عمل کرتے ہیں - فتنہ و فساد کا کیسا خطرناک بیج بوتا ہے - وہ آریہ صاحبان جو پنڈت دیانند صاحب کے ان دل آزار اور قلب پاش فقرات کے متعلق - جو انھوں نے ہر مذہب کے مقدس اور بزرگ انسانوں کی شان میں استعمال کئے ہیں نیز ان رنجدہ اور تکلیف رساں الفاظ کی نسبت جو انھوں نے دیگر مذاہب کے نہایت اہم عقاید کو سامنے رکھ کر لکھے ہیں - یہ کہدیا کرتے ہیں - کہ مذہبی بحث و مباحثہ میں ایسا کرنا جائز ہے - بتلائیں - کہ پنڈت دیانند صاحب کے مذکورہ بالا ارشاد کے متعلق ان کا کیا خیال ہے - کیا اس کو صحیح اور درست ماننے کی صورت میں ان کا یہ کام نہیں ہوگا - کہ ہر ایک اس شخص کی تواضع جو پنڈت دیانند صاحب کا پیرو نہیں - زبان سے بھی نہ کریں - یعنی اس کے ساتھ نرمی اور تہذیب کے ساتھ گفتگو نہ کریں - اگر یہی ہوگا - اور ضرور ہونا چاہیئے کیونکہ پنڈت دیانند صاحب صاف الفاظ میں فرماتے ہیں - کہ وید کے برخلاف عمل کرنے والے لوگوں کی تواضع زبان سے بھی نہ کرنی چاہیئے - تو پھر خود ہی غور فرمائیں - کہ اس کا نتیجہ کیسا خطرناک نکلنا چاہیئے - جب آریہ صاحبان دوسروں سے تہذیب اور متانت کے ساتھ کلام نہیں کریں گے - بلکہ یہ سمجھینگے - کہ ہمیں ایسے لوگوں کی تواضع زبان سے بھی نہ کرنی چاہیئے" تو دوسرے کیوں ان کی تواضع زبان سے کرنیکی ضرورت سمجھیں گے - دنیا میں اگرچہ ایسے انسان ہوتے ہیں اور اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب ایسے ہی ہوئے ہیں جنھوں نے اپنا طریق عمل یہ دکھایا ہے

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

لیکن عام طور پر دنیا میں یہی قاعدہ ہے - کہ جو شخص دوسرے سے خوش اخلاقی - اور تہذیب سے پیش آتا ہے اسی سے وہ بھی اچھا سلوک کرتا ہے اور جو درشت کلامی اور بد تہذیبی سے کلام کرتا ہے فتنہ انگیزی کا موجب ہوتا ہے اور دوسروں کو لڑائی کے لئے مجبور کرتا ہے - پس جب آریہ صاحبان خود دیگر لوگوں کے مراتب کا خیال نہ رکھیں گے اور تہذیب و اخلاق سے انھیں مخاطب نہ کریں گے - بلکہ سختی - اور درشتی کو کام میں لائیں گے - تو گویا شورش - اور بدامنی پھیلانے کا موجب بنیں گے - جس سے نہ صرف اوروں کو نقصان اور تکلیف ہوگی - بلکہ وہ خود بھی گھاٹے میں رہیں گے -

ہم امید کرتے ہیں - کہ اگر آریہ صاحبان پنڈت دیانند صاحب کی اس تعلیم پر غور کریں - جو غیر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ معمولی اور روزمرہ کی گفتگو کے متعلق انھوں نے دی ہے - تو ضرور اس کے نقص اور نقصان سے آگاہ ہو جائیں گے - اور اس سے متنفر ہو کر اسے ترک کر دیں گے - لیکن اگر وہ "ستیارتھ پرکاش" کی ہر ایک بات کو بغیر سوچے سمجھے ماننے اور اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں - اور اس وقت تک کے حالات بھی اسی کی تصدیق کرتے ہیں - تو ہم طرح زور کے ساتھ " ستیارتھ پرکاش" کو اس تعلیم کی وجہ سے بھی ضبط کرنے کی طرف گورنمنٹ عالیہ کو توجہ دلاتے ہیں - کیونکہ یہ حد درجہ کی بد امنی اور فتنہ انگیزی کی تعلیم ہے - کہ جو لوگ وید کے خلاف عمل کرنیوالے ہیں - ان کی تواضع زبان سے بھی نہ کرنی چاہیئے - گویا غیر مذاہب کے لوگوں کو کسی قسم کا فائدہ اور نفع پہنچانا تو الگ رہا - ان کو کسی وقت پڑے پر مدد دینا تو علیحدہ رہا - ان سے اخلاق اور تہذیب کے ساتھ بات بھی نہ کرنی چاہیئے - اس تعلیم کے ہوتے ہوئے آریہ صاحبان جس قدر بھی سختی اور درشتی سے لوگوں کے ساتھ پیش آئیں اور جتنی بھی ان کی دل آزاری اور دل شکنی کریں کم ہو - کیونکہ وہ اس شخص کی کتاب میں ایسا ہی کرنے کی تلقین پاتے ہیں - جسے وہ اپنا مذہبی پیشوا تسلیم کرتے ہیں - اور جس کی ہر ایک بات کو خواہ وہ کیسی ہی خطرناک اور نقصان دہ کیوں نہ ہو اپنے لئے واجب العمل سمجھتے ہیں - یہی وجہ ہے - کہ تمام مذاہب والے آریہ سماجیوں کی دل آزار تحریروں اور تقریروں سے نالاں ہیں - اور اس بات سے گورنمنٹ عالیہ بھی خوب آگاہ اور واقف ہے - چنانچہ اس وقت تک متعدد آریہ لیکچراروں اور اخباروں کو اسی وجہ سے تنبیہہ بھی ہو چکی ہے - لیکن افسوس کہ اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا - اور نہ ہی اس وقت تک نکل سکتا ہے - جب تک کہ آریہ سماجیوں کے ہاتھ میں "ستیارتھ پرکاش" ایسی فتنہ انگیز کتاب ہے جس میں انھیں دوسروں سے سیدھے منھ بات کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے - پس جب تک یہ کتاب ضبط نہ ہوگی اس وقت تک آریوں سے تحریر و تقریر میں نرمی اور تہذیب اختیار کرنے کی امید رکھنا بالکل

غیر مفید ہے - اس لئے گورنمنٹ کو چاہیئے - کہ
"ستیارتھ پرکاش" کو ضبط کرنے کی طرف توجہ
کرے - اور اس وجہ سے جو فتنے اور فساد پیدا
ہو سکتے ہیں - ان کا سدباب کر دے -

اگرچہ ستیارتھ پرکاش کی یہی تعلیم - جس کا
ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں - ایسے بُرے نتائج پیدا
کرنیکا موجب ہو سکتی ہے - اور ہو رہی ہے - جو بہت
افسوسناک ہیں - لیکن پنڈت دیانند صاحب نے
اسی پر بس نہیں کی - بلکہ یہاں تک لکھدیا ہے - کہ

"ادھرمی خواہ سب سے بڑھ کر صاحب
وسیلہ - نہایت طاقتور اور صاحب لیاقت
بھی ہو - تو بھی اس کی بربادی تنزل
اور تخریب ہمیشہ کیا کرے"

ستیارتھ پرکاش ایڈیشن سوم ۳۴۳

ان الفاظ کا صاف مطلب یہ ہے - کہ وہ لوگ
جو ادھرمی یعنی آریہ سماجی نہیں ہیں - خواہ وہ نہایت
طاقتور اور صاحب لیاقت بھی ہوں - تو بھی ان
کی بربادی - تنزل - اور تخریب میں ہر ایک آریہ
کو لگے رہنا چاہیئے - اب دیکھنا چاہیئے - کہ اگر
خدانخواستہ سارے آریہ سماجی "ستیارتھ پرکاش"
کی اس امن شکن تعلیم پر عمل درآمد شروع کر دیں -
تو اس کا نتیجہ کیا نکلیگا - یہی کہ ہر اس جگہ جہاں کوئی
ایک بھی آریہ سماجی پایا جائیگا - فتنہ اٹھ کھڑا ہوگا -
اور لڑائی جھگڑا شروع ہو جائیگا - کیونکہ اسے
"ستیارتھ پرکاش" تلقین کرتی ہے - کہ اسلام و دیگر مذاہب
کے ہر ایک انسان کی - جو خواہ کتنا ہی طاقتور
اور صاحب لیاقت کیوں نہ ہو تخریب اور تذلیل
میں ہمیشہ مشغول رہنا چاہیئے - خدا نہ کرے - وہ
وقت آئے - جب آریہ صاحبان کو ستیارتھ پرکاش
کی ایسی تعلیم کو عمل میں لانیکا موقعہ ملے - لیکن جبتک
ان کے ہاتھ میں ستیارتھ پرکاش ہے - اور وہ اسے
اپنے لئے قابل عمل سمجھتے ہیں - اس وقت تک
ان کی طرف سے اطمینان نہیں ہو سکتا - بلکہ ہر وقت
یہی خطرہ لگا رہیگا - کہ جب انہیں کوئی موقعہ ملا -
جب ہی یہ آریہ ورت کو جہاں مختلف مذاہب
کے لوگ گورنمنٹ انگلشیہ کے زیر سایہ امن و
امان کی زندگی بسر کرتے ہیں - ادھرمیوں یعنی ہندوؤں
عیسائیوں - سکھوں - مسلمانوں وغیرہ سے صاف
کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہونگے گو اس کا نتیجہ
کچھ ہی نکلے - اور ان کی کوششیں انہیں کی تخریب اور
تذلیل کا باعث کیوں نہ ہوں تاہم جو بدامنی اور فتنہ
اس طرح پیدا ہوگا وہ کوئی کم اندیشناک نہیں ہوگا -
پس اسے روکنے کے لئے گورنمنٹ عالیہ کے
لئے نہایت ضروری ہے - کہ "ستیارتھ پرکاش"
کو ضبط کرے - اور اس کی اس قسم کی خطرناک
تعلیم سے آریوں کو متاثر نہ ہونے دے - ورنہ
ناممکن ہے - کہ اس کی وجہ سے پیدا ہونے والے
فتنے دب سکیں - اور اس کی بدولت رونما ہونے
والے خطرات روکے جا سکیں - وہ زہر جو اس
کتاب میں بھرا پڑا ہے - اگر اس سے آریوں کو
متاثر ہونے دیا گیا - اور ان کی رگ و پے میں سرایت
کر گیا - تو ایک نہ ایک دن ضرور پھوٹیگا - اور ایسا
پھوٹیگا کہ جس کا علاج ناممکن نہیں - تو مشکل ضرور
ہو جائیگا - اس لئے گورنمنٹ کو اسی وقت - جبکہ
ابھی بات حد سے نہیں بڑھنے پائی - "ستیارتھ
پرکاش" کو ضبط کر لینا چاہیئے -

"ستیارتھ پرکاش" کے مذکورہ بالا حوالہ
میں جن لوگوں کو ادھرمی کہکر - ان کی بربادی
تنزل اور تخریب کی ہدایت کی گئی ہے - وہ تمام
وہ لوگ ہیں - جو آریہ سماجی نہیں ہیں - اور یہ بات
ایسی صاف اور واضح ہے - کہ جس کے لئے کسی
تشریح کی ضرورت نہیں ہے - تاہم ممکن ہے کہ
آریہ صاحبان باوجود جاننے بوجھنے کے اس موقعہ
پر کہدیں - کہ ادھرمی سے مراد چور - ڈاکو - وغیرہ
بدامنی پھیلانے والے لوگ ہیں - اس لئے ہم
ستیارتھ پرکاش سے ہی بتا دینا چاہتے ہیں - کہ پنڈت
دیانند صاحب کے نزدیک دھرم کی کیا تعریف ہے
اور وہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے - اس سے
ادھرمی کا مطلب بھی واضح ہو جائیگا -

پنڈت دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش
ایڈیشن سوم کے صفحہ ۱۰۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ

"وید کے خلاف کو نہ ماننا - بلکہ وید کے
مطابق ہی اس پر عمل کرنا دھرم ہے"

ان الفاظ سے معلوم ہوگیا - کہ وید اور وید کے
مطابق باتوں پر عمل کرنے کو دھرم کہتے ہیں - اب
یہ دیکھنا چاہیئے - کہ یہ حاصل کس طرح ہو سکتا ہے
فرماتے ہیں -

جو دھرم کو جاننے کی خواہش کریں - وہ
بذریعہ ویدوں کے دھرم کی تحقیق کریں
کیونکہ دھرم اور ادھرم کی تحقیق سوائے
ویدوں کے نہیں ہو سکتی

(ستیارتھ پرکاش - ایڈیشن سوم صفحہ ...)

ان الفاظ کا صاف مطلب یہ ہے - کہ وہ چیز جس
کا نام "دھرم" ہے - وہ ویدوں ہی کے ذریعہ
حاصل ہو سکتی ہے - اس سے معلوم ہوگیا - کہ جو لوگ
ویدوں کو مانتے ہیں - اور ان کی بتائی ہوئی باتوں
پر عمل کرتے ہیں - وہی پنڈت دیانند صاحب کے
نزدیک دھرمی ہیں - اور جو ویدوں کو نہیں مانتے
اور ان کے خلاف عمل کرتے ہیں وہ ادھرمی ہیں
اب اس بات کا فیصلہ ہوگیا کہ تمام وہ لوگ - جو
ویدوں کو نہیں مانتے - یا جو ویدوں کے ان مطالب
کو درست اور صحیح تسلیم نہیں کرتے جنہیں پنڈت
دیانند صاحب پیش کرتے ہیں - وہ ادھرمی ہیں پس
چونکہ آریہ سماجیوں کے علاوہ باقی تمام لوگ خواہ کسی
مذہب و ملت کے ہوں - پنڈت دیانند صاحب
کے نزدیک ادھرمی ہوئے - اس لئے انہیں
میں سے ہر ایک کے متعلق - آریوں کو یہ ہدایت
کی گئی ہے - کہ "ادھرمی خواہ سب سے بڑھ کر صاحب
وسیلہ نہایت طاقتور اور صاحب لیاقت بھی ہو
تو بھی اس کی بربادی - تنزل اور تخریب ہمیشہ کیا
کریں -"

اس سے بآسانی معلوم ہو سکتا ہے - کہ وہ

کتاب جس میں آریوں کو یہ تعلیم دیگئی ہے۔ کہ ہر ایک اس شخص کی بربادی اور تخریب کے لئے کوشش کرنا اپنا مذہبی فرض خیال کریں۔ جو ان کے مذہبی خیالات کے ساتھ اتفاق نہیں رکھتا۔ وہ کس قدر خطرناک اور فتنہ وفساد کی موجب ہو سکتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے کیسے کیسے اندوہناک نتائج نکل سکتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہماری خوش قسمتی سے گورنمنٹ عالیہ نے امن وامان قائم رکھنے اور فتنہ پرداز اور مفسدہ انگیز لوگوں کو دبانے کا ایسا اچھا انتظام کر رکھا ہے۔ کہ کسی کو حسب منشاء بدامنی اور شرارت کا ارتکاب کرنے کا تاحال موقعہ نہیں مل سکا۔ لیکن اس میں کیا شک ہے۔ کہ "ستیارتھ پرکاش" کی اس قسم کی تعلیم تمام ان لوگوں کے لئے۔ جو آریہ نہیں ہیں۔ خوف وہراس کا موجب بن رہی ہے۔ اور وہ اس کے خطرہ سے اس وقت تک مطمئن نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ اس کو ضبط نہ کر لیا جائے پس۔ گورنمنٹ کو چاہئے۔ کہ ضرور اس طرف توجہ فرما کر رعایا کو اطمینان دلائے اور رونما ہونے والے خطرات کا سدباب کر دے۔

امید ہے گورنمنٹ عالیہ "ستیارتھ پرکاش" کی اس تعلیم کی طرف جسے ہم نے بطور نمونہ متعدد پرچوں میں پیش کیا ہے۔ توجہ کریگی۔ اور ان لوگوں کو جن کے دل اس کتاب نے مجروح اور سینے زخمی کر رکھے ہیں۔ شکرگذاری کا موقعہ دیگی۔ نیز فتنہ وفساد کے خطرات کو مٹا دیگی۔ ہمارا کام اپنے درد دل کو اپنی مہربان گورنمنٹ کے سامنے بیان کر دینا ہے۔ آگے علاج کرنا اس کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن جب تک علاج نہ ہوگا اس وقت تک ہم بار بار گذارش کرنا اپنا فرض سمجھیں گے۔ اور تکلیف ودرد کو اس کے سامنے پیش کرتے اور دیگر خطرات ونقصانات سے بھی آگاہ کرتے رہیں گے۔

"آریہ گزٹ" کی خلاف بیانیاں.

"درشمین" اور آریہ ہندو اخبارات

آریہ گزٹ نے درشمین کے خلاف بیجا فتنہ اور فساد کیا اٹھایا۔ کہ اپنے لئے خلاف بیانی اور دھوکہ دہی کا دروازہ کھول لیا۔ چنانچہ اس وقت تک جو کچھ اس نے شائع کیا۔ اس سے اس بات کی اچھی طرح تصدیق ہو سکتی ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ اب جبکہ ہم کئی بار اسے اس کی غلط بیانیوں پر متنبہ کر چکے ہیں وہ آئندہ کے لئے باز آجائیگا۔ لیکن افسوس ہمارا یہ خیال درست نہ نکلا اور آریہ گزٹ نے اس قابل نفرت طریق عمل کو ترک کرنے کی طرف توجہ نہیں کی جیسا کہ اس کے تازہ پرچہ سے ثابت ہو رہا ہے۔ جس میں "درشمین" کے خلاف آریہ ہندو پبلک کا غم وغصہ" کے عنوان سے لکھتا ہے

(۱) "اس کتاب کے متعلق قریباً سارے ہی آریہ و ہندو پریس نے اپنا غم و غصہ ظاہر کیا۔ اور ایک زبان ہو کر اس کی ضبطی کے لئے گورنمنٹ سے پرارتھنا کی (۲) اسی طرح آریہ سماجوں نے ریزولیوشن پاس کئے (۳) اور بیشمار چٹھیاں آریہ لوگوں کی ہمارے پاس پہنچی ہیں"

مذکورہ بالا تینوں امور کی حقیقت ہم علیحدہ علیحدہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے معلوم ہو جائیگا۔ کہ آریہ گزٹ کو صداقت اور راستبازی سے کہاں تک تعلق ہے۔

امر اول کے متعلق کہ "قریباً سارے ہی آریہ و ہندو پریس نے اپنا غم وغصہ ظاہر کیا۔ اور ایک زبان ہو کر اس کی ضبطی کے لئے گورنمنٹ سے پرارتھنا کی" ہم فی الحال ایک آریہ اور ایک ہندو اخبار کو پیش کرتے ہیں۔ جن سے "سارے ہی آریہ و ہندو پریس" کے ایک زبان ہو کر "درشمین" کی ضبطی کے لئے گورنمنٹ سے پرارتھنا کرنیکی حقیقت واضح ہو جائیگی۔

اخبار "پرکاش" آریہ سماجی حلقہ میں ایک معزز اور قابل وقعت اخبار سمجھا جاتا ہے۔ اور اس کو جو قدر و منزلت آریہ سماج میں حاصل ہے۔ وہ کسی اور آریہ پرچہ کو نصیب نہیں ہے۔ جس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ حال میں اس اخبار نے بوجہ جنگ اخراجات کے بڑھ جانے کے باعث جو دو ہزار روپیہ کی امداد کے لئے اپیل کیا ہے۔ اس میں اس وقت تک ایک ہزار تین سو بیالیس روپے وصول ہو چکے ہیں۔ حالانکہ اپیل کئے ہوئے بہت ہی تھوڑے دن ہوئے ہیں۔

آریہ صاحبان کے اس فراخدلی سے "پرکاش" کی اپیل کا جواب دینے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک اس کی کیا قدر و منزلت ہے۔ اور اسے کس قدر اہمیت دیتے ہیں۔ اس اخبار نے درشمین کے خلاف جس قدر غم وغصہ ظاہر کیا ہے۔ اور اس کی ضبطی کے لئے آریہ گزٹ کی زبان کے ساتھ زبان ملا کر گورنمنٹ سے جو پرارتھنا کی ہے۔ اس کے متعلق ہم آریہ گزٹ ۱۸ - جولائی کی شہادت ہی پیش کرتے ہیں۔ جس میں ایک آریہ مہاشہ جن کا نام "دینا ناتھ" ہے۔ لکھتے ہیں۔ کہ

"آریہ گزٹ کے پچھلے پرچہ میں مہاشہ نانک چند کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ لالہ رادھا کشن ایڈیٹر پرکاش نے درشمین کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ میرا خیال ہے۔ کہ ایسا کہنا بے انصافی ہے مہاشہ رادھا کشن نے درشمین کے متعلق لکھا ضرور ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ مہاشہ کرشن جی نے درشمین کے حق میں لکھا ہے"

ان الفاظ سے جو آریہ گزٹ میں ہی شائع ہوئے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ ایک مشہور و معروف اور آریہ سماجی حلقہ میں خاص قدر و منزلت رکھنے والے اخبار نے "درثمین" کے خلاف کس قدر غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ اور اس کے ضبط ہونے کے لئے کیسی پُر زور پرارتھنا کی ہے۔

ہم نہیں سمجھتے کہ "پرکاش" ایسے نامی آریہ پرچہ کے اس رویہ سے واقف ہوتے ہوئے جو اس نے "درثمین" کے متعلق اختیار کیا "آریہ گزٹ" کو اس خلاف بیانی کی کیونکر جرأت ہوئی۔ کہ سارے آریہ و ہندو پریس نے یک زبان ہو کر "درثمین" کے ضبط ہونے کے لئے گورنمنٹ سے پرارتھنا کی ہے۔

یہ تو ہم نے ایک مشہور آریہ اخبار کے متعلق بتایا ہے۔ کہ اس نے "درثمین" کے خلاف کیا کیا۔ اب ایک معزز ہندو اخبار کی رائے پیش کی جاتی ہے تاکہ ہندو پریس کے متعلق بھی آریہ گزٹ نے جو غلط بیانی کی ہے۔ وہ بھی دور ہو جائے۔

اخبار "سناتن دھرم پرچارک" امرتسر جس کے ٹائیٹل پر جلی قلم سے یہ الفاظ لکھے جاتے ہیں کہ "سناتن دھرمی دنیا کا کثیر الاشاعت ہفتہ وار" وہ اپنے ۲۶ جولائی ۱۹۱۸ء کے پرچہ میں آریوں کو "درثمین" کے خلاف شور مچانے کی وجہ سے مخاطب کر کے لکھتا ہے:۔

"آریہ سماجی صاحبان انصاف و سچائی کو سامنے رکھ کر بتلا دیں۔ کہ جس سوامی دیانند نے پرانوں کے بنانے والوں کو لال بجھکڑ گربھ میں ضائع ہو جانا دیگر بزرگوں کو بیسوا۔ بھڑوا۔ جھوٹے دوکاندار لکھا ہے جب تک یہ لفظ اس کی کتاب میں موجود ہیں تب تک ان کو کیا حق ہے کہ دیگر کتابوں پر کوئی حملہ کریں ہاں سماجی مہربان اگر ستیارتھ پرکاش سے ان حملوں کو نکلوا دیں۔ کہ جس سے سب مذاہب اور ان کے بزرگوں کو پانی پی پی کر کوسا گیا ہے۔ پھر وہ بیشک مسلمانوں یا عیسائیوں یا ہندوؤں پر اعتراض کر سکتے ہیں۔ کہ وہ سوامی دیانند لیکھرام کی شان میں کیوں ناگوار کلمات کہتے ہیں۔ کیا جو شخص غلط بیانی کرے وہ جھوٹا نہیں ہے۔ اگر اسے جھوٹا کہا جائے۔ تو یہ انصاف ہے۔ اس صورت میں جبکہ سوامی دیانند نے تمام بزرگوں کی ہتک کی ہے۔ کیا وہ رشی یا مہاتما کہلانے کا حق رکھتا ہے۔ آریہ سماجیوں کا ایک بڑا ظلم ہے کہ سوامی دیانند جی کے متعلق کوئی مناسب لفظ بھی ثبوت دیکھ کر۔ تو وہ اس سوسائٹی میں شور مچانے لگتے ہیں۔ اور اس شخص کو گالیاں نکالنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن شرارت کا پلندہ جو "ستیارتھ پرکاش" ہے اس میں غلیظ حملے جو دیگر مذاہب کے بزرگوں پر کئے گئے ہیں کیا انھیں پڑھ کر خوش ہوتے ہیں۔ کیا تمام انسانوں کا دل ایک سا نہیں ہے۔ اس لئے آریہ سماجی صاحبان تعصب کو چھوڑ کر سب سے پہلے "ستیارتھ پرکاش" کو درست کریں کہ جس سے ہی ملک میں نا اتفاقی کی آگ جمکا کر نندا و برائی کی عادت بڑھانی شروع کی ہے۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ "ستیارتھ پرکاش" کو فوراً ضبط کرے۔ تاکہ ہندوستان میں مذہبی جھگڑے دن میں جو طور مچا کرتے ہیں۔ وہ بند ہو جاویں۔ پنڈت اکھلانند جی نے پچھلے ایام سوامی دیانند جی کو بیوقوف کہا تھا تو آریہ سماجیوں نے زمین آسمان سر پر اٹھا لیا تھا۔ لیکن ہمارے مہربان ذرا انصاف کریں کہ وید بیاس یا بھاگوت کے مصنف کو لال بجھکڑ اور گورو نانک کبیر آدمی کو جھوٹا دوکاندار کہنا یہ کیا عقلمندوں کا کام ہے۔ جب تک "ستیارتھ پرکاش" موجود ہے۔ اور اس میں دیگر بزرگوں کو جھوٹا۔ لال بجھکڑ وغیرہ لکھا گیا ہے انصاف کے خلاف ہے۔ مانا کہ سماجیوں کو سوامی دیانند جی سے بڑا پریم ہے۔ لیکن کیا اتنا پریم سناتنیوں کو وید بیاس سے نہیں ہے۔ اور کیا ہندو سکھوں کو گورو نانک جی سے نہیں ہے۔ اور کیا مسلمانوں کو حضرت محمد صاحب و عیسائیوں کو عیسیٰ مسیح سے نہیں ہے اگر ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ سوامی دیانند کو بیوقوف کہنے سے تو سماجی بھڑوں۔ پسوؤں۔ اور کھٹملوں کی طرح دیگر لوگوں پر حملے کریں۔ اور سوامی دیانند کی بنائی ہوئی کتاب پر کچھ نوٹس نہ لیں۔ انصاف تو یہ کہ سب سے پہلے اس کتاب کو بند کیا جائے کہ جس نے نندا یا ہجو کی عادت سکھائی ہے۔ مگر سچ ہے کہ سماجیوں کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا اور اس شہتیر کو نکالتے نہیں جو کوئی ان کی آنکھ میں سرمہ ڈالتا ہے تو وہ سرمچہ انھیں ایک تلوار نظر آتی ہے۔ پرماتما سماجیوں کو راہ راست پر لائے۔ اور وہ "ستیارتھ پرکاش" کو چھوڑ کر رامائن و گیتا کو پڑھا کریں۔ اور وہ دن عنقریب آیا چاہتا ہے۔ جبکہ "ستیارتھ پرکاش" کے ضبط ہونے پر سارے سنسار میں شانتی پھیل جاویگی"

"آریہ گزٹ" نے آریہ اور ہندو پریس کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ آریہ گزٹ نے درثمین کے متعلق یہ ناروا طریق عمل کیوں اختیار کر رکھا ہے اور کیوں غلط بیانی کرتے ہوئے ذرا نہیں جھجکتا کیا اس قسم کی غلط بیانیوں سے وہ گورنمنٹ کو دھوکہ دے سکتا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو اسے بے فائدہ اپنے ضمیر کا خون نہیں کرنا چاہیئے۔ اور گناہ بے لذت کا مرتکب نہیں ہونا چاہیئے۔

گورنمنٹ خوب جانتی ہے۔ کہ "درثمین" کے خلاف فتنہ پھیلانے والا صرف "آریہ گزٹ" ہی ہے اور "آریہ پترکا" بھی اسی کا مثنیٰ ہونے کی وجہ سے کوئی علیحدہ ہستی نہیں رکھتا۔ اس لئے آریہ گزٹ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ اس قسم کی غلطیاں کچھ اثر نہیں رکھتیں۔

درثمین کے خلاف آریہ سماجوں کے ریزولیوشن

دوسری غلط بیانی۔ گورنمنٹ پر اثر ڈالنے کے لئے یہ کی گئی ہے۔ کہ "درثمین" کے خلاف آریوں میں ایسی ہلچل پیدا ہو گئی ہے۔ کہ آریہ سماجوں نے ریزولیوشن پاس کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ اول تو اگر یہ بات درست ہو تو بھی کسی قسم کی

دینے کے قابل نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے لئے خاص طرز کی کوشش کی جارہی ہے۔ چنانچہ "آریہ پتر کا" میں کھُلم کھُلا۔ اس کی تحریک بھی کیجا چکی ہے۔ لیکن ہم تو کہتے ہیں۔ کہ جس رنگ میں آریہ گزٹ نے اس بات کو پیش کیا ہے وہ محض دھوکہ دہی ہے۔ اس نے تو یہ بتلانے کے لئے اس کا ذکر کیا ہے۔ کہ گویا تمام آریہ سماجوں میں شور وشر پھیلا ہوا ہے۔ اور وہ دھڑا دھڑ ریزولیوشن پاس کر رہی ہیں۔ لیکن اس کی اس وقت تک کی حقیقت سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے۔ جسے "آریہ گزٹ" اپنے گذشتہ پرچہ میں صرف "بھوئی" اور "دامنہرہ" کی سماجوں کے نام سے چند الفاظ کی شکل میں ظاہر کر چکا ہے۔ یہ ہے۔ آریہ سماجوں کے ریزولیوشن پاس کرنے کی اصلیت جس کی بنا پر "آریہ گزٹ" گورنمنٹ کو مرعوب کرنا چاہتا ہے۔ ہم تو سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ سماجوں سے جس رنگ اور جس طریق سے ریزولیوشن حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کی وجہ سے تمام کی تمام سماجیں بھی اگر ریزولیوشن پاس کردیں۔ تو ایک ذرہ بھی وقعت دیئے جانے کے قابل نہیں ہیں۔ چہ جائیکہ آریہ گزٹ صرف دو مقاموں کا نام پیش کرکے پھولا نہیں سماتا۔ اور ان کا ذکر ایسے طریق سے کرتا ہے۔ جس میں دھوکہ دہی کا رنگ پایا جاتا ہے۔

"درثمین" کے خلاف چٹھیاں

تیسری غلط بیانی "آریہ گزٹ" نے یہ کی ہے کہ آریوں کی طرف سے بے شمار چٹھیاں اس کے پاس آرہی ہیں۔ اگر آریہ گزٹ اس قسم کی چٹھیوں کو بڑے زور وشور کے ساتھ شائع کرنا شروع نہ کرتا۔ تو ممکن تھا اس کی اس غلط بیانی پر پردہ پڑا رہتا۔ لیکن ایسی صورت میں جبکہ "وہ بیشمار چٹھیوں" کے چہرے سے اس نے خود ہی نقاب اٹھا دیا ہے تو ان کی حقیقت پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اور آریہ گزٹ کے یہ الفاظ کہ "اگر ہم ان خطوط کو شائع کرنا شروع کردیں تو سارے کا سارا اخبار ہی ان کی نذر ہوجائے"۔ ان کی پردہ پوشی نہیں کر سکتے۔

پس ان چٹھیوں کی کیا حقیقت ہے۔ اگر واقعہ میں وہ بیشمار ہوتیں تو بھی ردی کے ٹوکرے میں ڈالے جانے کے قابل تھیں۔ لیکن اب تو خیر سے انگلیوں پر بھی گنے جانے کے قابل نہیں ہیں۔ پھر ان کا ذکر کرکے آریہ گزٹ کیا اثر ڈالنا چاہتا ہے۔ دراصل "آریہ گزٹ" کو اس قسم کی غلط بیانیاں کرنے کی ضرورت اپنی فتنہ انگیزی کو سہارا دینے کے لئے پیش آئی ہے۔ لیکن اسے یاد رکھنا چاہئے۔ کہ گورنمنٹ کے ذرائع معلومات ایسے نہیں کہ وہ اس طرح کسی قسم کا دھوکہ دے سکے۔

اخبار "حق"

گذشتہ پرچہ میں پنجاب پبلسٹی کمیٹی کی طرف سے شائع ہونے والے جس ہفتہ وار اخبار کے شائع ہونے کی خبر دیجا چکی ہے۔ وہ "حق" کے نام سے شائع ہوگیا۔ جس کے اغراض ومقاصد میں "ابنائے وطن میں۔ مذاق سلیم۔ عقل صحیح اور پختگی رائے کے جواہر آبدار پیدا کرنا۔ اور وقتاً فوقتاً قوم اور ملک کی ضرورتوں کے مطابق۔ اخلاقی تعلیمی۔ سیاسی اور اقتصادی مضامین کے گرانبہا جواہر ریزوں کو نذر ناظرین کرکے ملکی وقومی ترقی کا ضامن" بننا داخل ہے۔ لیکن اس کے علاوہ اس کی ایک امتیازی خصوصیت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ جنگ کے متعلق تمام ایسی افواہوں اور خبروں کی تردید کرتا رہیگا۔ جو محض بے بنیاد ہوں۔ اور ناظرین کو اصلیت سے دور کرکے گمراہ کرنے والی ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسے صحیح واقعات اور حالات کو پیشکش کرے گا۔ جو ہر طرح سے قابل اعتماد ہوں اور اس کے لئے حق کے پاس خاص ذرائع بھی ہیں"۔

حق کی یہ خصوصیت واقعہ میں ایک ایسی خصوصیت ہے جو نہایت مفید اور کارآمد ثابت ہوگی۔ اور حق تو یہ ہے کہ سوائے حق کے جس کے پاس "خاص ذرائع" ہیں اور کسی کو یہ خصوصیت حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔ "حق" کے پہلے نمبر کو دیکھ کر ہم یہ رائے قائم کرنے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتے ہیں۔ کہ جن اغراض اور مقاصد کو لیکر یہ اخبار نکلا ہے۔ ان کو نہایت عمدگی اور خوبی سے سرانجام دیگا۔ اخبار ۱۸ × ۲۲ کے ۸ صفحات پر نہایت عمدہ لکھائی چھپائی اور سفید کاغذ پر شائع ہوا ہے۔ چندہ سالانہ ڈیڑھ روپیہ اور ششماہی ۱۲ار رکھا گیا ہے۔ جو نہایت ہی مناسب اور موزوں ہے۔ کیونکہ معمولی آمدنی رکھنے والا شخص بھی خریدار بن سکتا ہے۔ اُمید ہے کہ جنگ کے صحیح حالات اور مستند واقعات سے واقفیت بہم پہنچانے والے اصحاب اس اخبار کو ضرور خریدیں گے۔ خریداری کی درخواست دفتر اخبار "حق" لاہور کے پتہ پر بھیجی جاسکتی ہے۔

اس موقعہ پر ہم کارپردازان اخبار سے یہ کہدینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ انہیں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔ کہ اخبار میں کوئی لفظ اور کوئی فقرہ ایسا نہ لکھا جائے جس سے بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی کے مذہبی احساسات کو صدمہ پہنچے۔ مثلاً "آسمان سے اترنے والا بادشاہ" کے عنوان سے جو نوٹ بلجیم کے بادشاہ اور ملکہ کے بذریعہ ہوائی جہاز رودبار انگلستان کو عبور کرکے حضور ملک معظم کی شادی کی پچیسویں سالگرہ میں شامل ہونے کے متعلق لکھا گیا ہے۔ وہ اسطرح شروع ہوتا ہے کہ:

"آسمان سے فرشتوں کے اترنے کا افسانہ تو پرانا ہے لیکن حال میں سرزمین انگلستان میں آسمان سے ایک بادشاہ اترا ہے۔"

ان الفاظ میں آسمان سے فرشتوں کے اترنے کو ایک تو افسانہ اور وہ بھی پرانا قرار دیا گیا ہے حالانکہ بیشمار انسان ایسے موجود ہیں جو فرشتوں کے آسمان سے اترنے پر پورا پورا اعتقاد اور یقین رکھتے ہیں۔ اور نہ صرف گذشتہ زمانہ میں ایسا ہونا مانتے ہیں۔ بلکہ اس وقت بھی فرشتوں کے نازل ہونے کے قائل ہیں۔ اب صاف ظاہر ہے کہ جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے ان کے لئے مذکورہ بالا فقرہ ضرور صدمہ کا باعث ہوگا۔ اُمید ہے کہ آئندہ اس قسم کے الفاظ لکھنے سے احتراز کیا جاویگا۔

مسیح کے حواری بننا چاہتے ہو یا نبی کریم کے صحابہ رض؟

از مولٰنا سید محمد سرور شاہ صاحب

(مورخہ ۲۸ - جون - ۱۹۱۸ء)

سورہ فاتحہ پڑھ کر فرمایا:-

قرآن مجید ایک جامع کتاب ہے

قرآن مجید ایک جامع کتاب ہے کہ باوجود ایک چھوٹی سی کتاب ہونے کے جو کچھ بھی انسان کی بہتری کے لئے ضروری تھا - سب اس میں موجود ہے - دینی اور دنیوی جس قدر بھی ضروریات ہو سکتی ہیں - ان سب کی کامیابی کے لئے آسان راہیں بیان کی ہیں - اسی طرح اس راہ میں جو ٹھوکروں کے مواقع آنے والے تھے ان کو بھی بیان کر دیا - اور ان طریقوں کو بھی بتلایا کہ جن کے ذریعہ ان سے بچا جا سکتا ہے -

اقسام انعام

یہ آیہ کریمہ جو سورہ الحمد میں ہے کہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اسے اھدنا الصراط المستقیم کے ساتھ ملانے سے دو معنی ہوتے ہیں - ایک تو یہ کہ منعم علیہم کی راہ پر لگا اور ان کے مقابل جو ضالین (راستہ سے بھٹک جانے والے) اور مغضوب علیہم (مقصود کو پاکر پھر اس سے محروم ہونے والے) ہیں ان کی راہ پر نہ چلا - پس اس صورت میں یہ تینوں گروہ جدا ہیں -

دوسرے معنی یہ ہیں کہ ہم کو ایسے منعم علیہم کے رستہ پر چلا جو کہ ضالین (راستہ سے بھٹکنے والے) ہیں اور نہ مغضوب علیہم (مقصود کو پاکر اس سے محروم ہونے والے) ہیں جیسے نصاریٰ اور یہود تو اس صورت میں منعم علیہم تین قسم کے ہوئے - اور منعم نمبرا - وہ منعم علیہم - جو کہ ضالین - اور مغضوب علیہم نہیں - نمبر۲ وہ منعم علیہم جو کہ ضالین ہو گئے - نمبر۳ وہ منعم علیہم جو مغضوب علیہم ہو گئے -

پس جب یہ دوسرے معنی لئے جاویں - تو جس طرح اصلی اور حقیقی انعام کی رو سے جو کہ اخروی ہے منعم علیہم مذکورہ بالا تین قسم کے ہوتے ہیں - اسی طرح دنیوی انعام کے لحاظ سے بھی منعم علیہم انہیں تین قسم کی ہوتی ہیں - نمبر۱ وہ امت کہ جب خدا کا فرستادہ ان میں آ گیا - اور جو راہیں اس نے بتائیں ان پر وہ پوری طرح چلنے لگی - نہ تو راستہ میں بھٹکی - اور نہ وہ موعود انعام حاصل کرنے کے بعد ایسی مغضوب علیہا بنی کہ ہمیشہ کے لئے اس سے محروم کی گئی جیسی کہ آنحضرت کی امت بحیثیت مجموعی ہے - گو اس کا ایک حصہ جو کہ فرد اور بعض افراد کی طرح ہے دوسری امتوں (سے) یہود و نصاریٰ بن جائے -

نمبر۲ یہ کہ جب کسی قوم کی خدا تعالیٰ دستگیری کرتا ہے - اور اس میں ہادی بھیجتا ہے - اور اس کو راہ راست کی ہدایت کرتا ہے - تو کبھی تو ایسا ہوتا ہے - کہ منزل مقصود تک پہنچنے میں ہی ان سے غلطی سرزد ہو جاتی ہے - اور وہ وعدہ جو خدا نے ان کے لئے اپنے نبی سے کیا ہوتا ہے بوجہ ان کی غلطیوں کے تاخیر میں پڑ جاتا ہے - اور وہ لوگ جو اس انعام کے امیدوار ہوتے ہیں - اس انعام سے محروم چلے جاتے ہیں - بجائے ان کے ان کی نسل کے انسان - اس انعام کو پاتے ہیں - یہ نہیں ہوتا کہ خدا کے وعدوں میں تخلف ہو - بلکہ ان لوگوں کی حالت ہی ایسی ہوتی ہے - کہ وہ غلطیوں کے باعث وہ انعامات نہیں سکتے - یا ان کے علماء بھی اپنے فرائض کو فراموش کر دیتے ہیں - جس کا نتیجہ ان کے لئے محرومی ہوتا ہے -

دوسری صورت یہ ہوتی ہے - کہ خداوند تعالیٰ ایک نبی کے ذریعہ ایک خاص ترقی کا وعدہ دیتا ہے کہ اگر اس طریق پر چلو گے - تو یہ انعام پاؤ گے سو وہ اس طریق پر چلتے ہیں - اور اس منزل مقصود کو پا لیتے ہیں - اس طریق پر عمل کرنے والے تو اس انعام کو پاتے ہیں - مگر کچھ عرصہ بعد ان کی نسل وہ اعمال کرتی ہے - جس سے وہ انعامات اس قوم سے چھن جاتے ہیں -

حضرت موسیٰ کی قوم کی حالت

قرآن مجید میں ان دونوں کی مثالیں ہیں - اس کی بڑی مثال حضرت موسیٰ کی قوم ہے حضرت موسیٰ بڑے عظیم الشان نبی تھے - ان کو حکم تھا کہ بنی اسرائیل کو فرعون کے پنجے سے چھوڑاؤ - پھر تم اس زمین مقدس کنعان کے حاکم ہو جاؤ گے - اور اس وعدہ کو نہایت حتمی ظاہر فرمایا - باوجود اس کے حضرت موسیٰ کی قوم سے رستہ میں کئی غلطیاں ہوئیں - حضرت موسیٰ ان کو سمجھاتے رہے - لیکن کب تک درگذر ہوتا - آخر نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت موسیٰ نے اس ملک سے باہر دشت فاران میں ڈیرہ لگا رہا - اور اس ملک کے اندرونی حالات معلوم کرنے کے لئے جاسوس بھیجے -

درحقیقت وہ ملک بہت اعلیٰ تھا جس کے متعلق کہا گیا ہے - کہ اس میں شہد اور دودھ کی ندیاں بہتی تھیں یعنی شہد اور دودھ بکثرت ہوتا ہے - گویا کہ دنیا کی جنت تھا -

اس ملک میں جب وہ گئے اور دیکھا اور قوم کے پاس واپس آئے - تو حضرت موسیٰ کے منشاء کے خلاف قوم کے سامنے کہنا شروع کر دیا - کہ وہ زمین ایسی ہے جو اپنے بسنے والوں کو نگلتی ہے - اور اس کی نسبت بری خبر دی - اور کہا کہ ہم نے وہاں پر جباریں سے بنی عناق کو دیکھا ہے - جو بہت بڑے قد و قامت کے ہیں - جن کے سامنے ہم ٹڈوں جیسے نظر آتے تھے - اور عمالیقی بھی وہاں رہتے ہیں - اور ہم ہرگز ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے - اور اس ملک کا فتح کرنا مشکل ہے - اور کبھی فتح نہیں ہوگا - مگر ان لوگوں میں سے صرف دو شخص تھے جنہوں نے حضرت موسیٰ کے منشا کے مطابق عمل کیا

اور ملک کی تعریف کی اور کہا کہ ہم اگر جائیں گے تو ضرور فتح پائیں گے۔ یہ دونوں شخص یوشع بن نون اور کالب بن یفنہ تھے۔ انھوں نے ان لوگوں کو روکا بھی۔ کہ تم ایسا نہ کرو۔ مگر وہ نہ رُکے۔ قوم حضرت موسیٰ کے پاس رونی پیٹتی آئی۔ ان دونوں شخصوں کے متعلق قرآن مجید میں آتا ہے۔ قال رجلٰن من الذین یخافون انعم اللہ علیھما ادخلوا علیھم الباب فاذا دخلتموہ فانکم غٰلبون (۵-۲۶) جو لوگ کہ ڈرتے تھے ان میں سے دو نے کہ اپر اللہ نے انعام کیا تھا۔ کہا داخل ہو جاؤ اپر دروازہ میں۔ پس جب تم داخل ہوگے تو یقیناً تم غالب ہوگے۔ اس کے جواب میں قوم موسیٰ نے کہا یٰموسیٰ انا لن ندخلھا ابدا ما داموا فیھا فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون کہ اے موسیٰ جب تک وہ لوگ اس ملک میں رہیں گے۔ ہم اس میں کبھی داخل نہیں ہونگے۔ پس تو اور تیرا رب جاؤ اور ان سے لڑو۔ ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔

حضرت موسیٰ وہ شخص تھے جنہوں نے اس قوم کی خاطر اپنا آرام تک قربان کر دیا۔ اور فرعون کے مقابلہ میں ان کے لئے مصیبتیں برداشت کی ہیں قوم کا یہ جواب سنکر دعا کرتے ہیں۔ رب انی لا املک الا نفسی واخی فافرق بیننا وبین القوم الفاسقین۔ اے میرے رب میں اپنا اور اپنے بھائی کا ذمہ وار ہوں۔ پس ہم میں اور اس قوم فاسق میں تفریق اور جدائی کر دے۔

جب حضرت موسیٰ نے یہ دعا کی تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ قال فانھا محرمۃ علیھم اربعین سنۃ یتیھون فی الارض فلا تاس علی القوم الفٰسقین کہ وہ سرزمین جس کا ان سے وعدہ تھا۔ ان پر چالیس برس تک کے لئے حرام کر دیگئی۔ سرگرداں پھرتے رہیں گے۔ پس تو فاسق لوگوں پہ افسوس نہ کر۔

توراۃ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ مصر سے نکلتے وقت جن کی عمر ۲۰ سال سے اوپر تھی وہ سب کے سب اس جنگل ہی میں مر جائینگے۔ ان میں سے صرف دو شخص زندہ بچینگے یوشع بن نون اور کالب بن یفنہ۔

فرمانبرداری ایسی عمدہ چیز ہوتی ہے۔ کہ یوشع بن نون وہ شخص تھا۔ جو حضرت موسیٰ کا خادم تھا۔ لیکن اطاعت کے باعث حضرت موسیٰ کی وفات پر اسی کو حضرت موسیٰ کا جانشین اللہ تعالےٰ نے بنا دیا۔ جو حضرت موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کو کنعان میں لیگیا۔

حضرت مسیح موعود مثیل دو نبیوں کے بروز ہیں

اس کے بعد میں ایک اور بات کی طرف آپ کو متوجہ کرتا ہوں۔ ہماری طرف جو رسول آیا وہ دو نبیوں کا بروز ہے۔ یعنی اس کو نبیوں سے مشابہت ہے۔ اول حضرت مسیح ناصری سے دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان دونوں کی شان بہت بڑا فرق رکھتی ہے۔

حضرت مسیح و موسیٰ کے اور آنحضرت کے درجات

حضرت مسیح جس نبی کے خلیفہ تھے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ اور حضرت موسیٰ وہ نبی ہیں جن کی قوم نے ابتداء سے انتہا تک اس قدر نافرمانیاں کی ہیں جن کی انتہا نہیں مسیح وہ نبی ہیں جن کے متعلق صاف طور پر پیشگوئیاں موجود ہیں۔ کہ وہ داؤد کے تخت کو قائم کرے گا۔ اور شہزادہ نبی ہوگا تو باوجود اس کے حضرت موسیٰ کی قوم ۴۰ سال تک اس انعام سے محروم رہی اور حضرت عیسیٰ کی قوم تین سو سال تک۔ اس کے بالمقابل ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو دیکھتے ہیں۔ تو انھوں نے کوئی ایسی غلطی نہیں کی جس کے باعث وہ انعام سے پیچھے ڈالے گئے ہوں۔

دو نمونے موجود ہیں جو چاہو اختیار کرو

اب جو ہم میں رسول آیا جیساکہ میں نے بتایا۔ وہ دو نبیوں کا بروز ہے ایک حضرت مسیح کا جن کی امت تین سو سال کے بعد انعامات الٰہی کی وارث ہوئی۔ اور دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کی امت کے لئے ایک منٹ کی بھی دیر نہیں ہوئی۔

اب سوچ لینا چاہیے کہ اس میں خدا کے فرستادہ پر کوئی ذمہ واری نہیں عاید ہوتی۔ آپ نے لکھدیا ہے کہ یہ وعدہ تم سے ہے نہ کہ مجھ سے۔ اور رسول ہادی اور بشیر و نذیر ہوتا ہے۔ سو اب تمھارے پر بات ہے حضرت مسیح کے اتباع کی طرح بننا چاہتے ہو تو تمھاری مرضی اور اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بننا چاہتے ہو تو پھر فرمانبردار بنکر چلو۔

آنحضرت کے اصحاب اور مسیح کے حواریوں کا مقابلہ

حدیث میں ہے۔ کہ بدر کے موقعہ پر جب کفار چڑھ کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا۔ اور ان سے مشورہ کیا۔ کیونکہ مہاجرین تو وہ تھے جو آپ کے ساتھ اپنے وطنوں کو بھی چھوڑ بیٹھے تھے۔ اور ہر وقت اپنا سب کچھ اپنے پیارے دین اور سب سے زیادہ پیارے رسول پر قربان کرنے کے لئے تیار تھے۔ اور حالت حاضرہ اس کی شاہد تھی۔ تو انصار میں سے ایک نے اٹھکر کہا کہ آپ کیا پوچھتے ہیں۔ آپ جہاں جائیں گے۔ وہاں ہم آپ کے ساتھ ہونگے۔ اور دشمن حضور تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہم موت کے منھ میں نہ جا چکیں۔ اور کہا کہ آپ ہم کو موسیٰ کے ساتھیوں کی طرح نہ پائیں گے جنہوں نے کہدیا تھا کہ تو اور تیرا رب جا کر لڑو۔ ہم تو یہاں پر بیٹھے ہیں۔

اب خوب یاد رکھو کہ اگر تم ایسے بنتے ہو تو نعمت دروازہ پر ہے۔ اگر مسیح کے ساتھی ہو۔ جن میں سے ایک نہایت مقرب تھا۔ مگر جب وقت پڑا تو حسب بیان انجیل اس نے حضرت مسیح پر لعنت کی۔ اور یاد رکھو کہ نعمت ملنا ہی بتا دیگا کہ تم دونوں گروہوں میں سے کس گروہ میں داخل ہو۔ ایسے نافرمانوں کے باعث بہت سے

لوگوں کا ایمان بھی ضائع ہوجاتا ہے۔ اور بہت سے ایمان سے محروم کئے جاتے ہیں۔ خود غور کرلو کہ دونوں جماعتوں میں کونسی جماعت میں داخل ہونا چاہئے۔ آثار سے بھی پتہ لگ سکتا ہے۔ مثلاً اگر ہم بھی اوروں کی طرح گندوں میں مبتلا ہوں۔ غیروں کی لڑکیاں ناجائز طریق سے نکال کر اپنے گھروں میں ڈال لیں یا ایسے لوگوں کی امداد کریں۔ یا خدائی منذا ستکہ آرام سے بیٹھے رہیں اور مسجد میں نماز کے لئے نہ جائیں یا بچی بچوں کی شادی پر خرچ کرنے کے لئے محض اس وجہ سے سودی روپیہ لیں۔ کہ بی بی صاحبہ اصرار کررہی ہیں اور فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ کے مطابق احکم الحاکمین کی لڑائی کے لئے تیار ہوجائیں۔ یا ان کی مانند اور نافرمانیاں ہم میں پائی جائیں۔ تو انھیں سے جانتے والے جاویں سکے کہ ہم انعام الٰہی کو جلد پانے والوں میں سے ہیں۔ یا ان سے جو کہ دروازے پر آئے ہوئے انعام الٰہی کو دھکے دیکر ہٹانے اور اس پر دروازہ بند کرنے والوں سے ہیں جو کہ خود اس سے محروم جاتے ہیں اور ان کی جگہ اور لوگ آکر اس کے پانے والے ٹھہرتے ہیں۔

ایک صحابی کا قصہ سبق کے لئے

صحابہ میں بھی شاذونادر طور پر (جس کو کالمعدوم کہتے ہیں) کسی سے کوئی غلطی ہوجاتی تھی۔ مگر باوجود اس کے پہلے ہی سے کالمعدوم ہونے کے پھر ایسی توبہ اور اصلاح کرتے تھے۔ جو اس کا نام ونشان ہی نہیں مٹاتی تھی۔ بلکہ بہت سی نیکیوں سے خوبی بڑھ جاتی تھی۔

وہ سب کے سب غلطیوں سے کلیتاً پاک نہ تھے۔ لیکن ان میں یقیناً یقیناً ایسی غلطیاں نہیں ہوتی تھیں۔ ایک صحابی سے جن کا نام ماعز تھا زنا سرزد ہوگیا۔ اس نے رسول کریم کے پاس آکر خود اطلاع کیا اور اس کو ہلاکت کے ساتھ تعبیر کرکے کہا یا رسول اللہ ماعز ہلاک ہوگیا۔ آپ نے ادھر سے منھ پھیر لیا۔ اس نے پھر سامنے ہوکر یہی کہا کہ یا رسول اللہ ماعز ہلاک ہوگیا۔ یہاں تک کہ چار شاہدوں کی بجائے اس نے چار دفعہ اقرار کیا۔ تو آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ اس پر پتھراؤ کیا گیا۔ اس کے خون کے چھینٹے بعض صحابہ پر پڑے۔ تو انھوں نے کچھ نفرت اور کراہت کی۔ اور اسی پیرایہ میں آنحضرت کے حضور تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر سارے مدینہ پر اس کی توبہ کو تقسیم کیا جائے تو کافی ہوگی۔

شخصی اور قومی فوائد

اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے۔ کہ شخصی فوائد یا نقصانات قومی فوائد یا نقصانات کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہوتے۔ جو لوگ غلطیاں کرتے ہیں۔ وہ اس ترقی کے رستہ میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ جو خدا نے سلسلہ حقہ کے لئے مقدر کی ہوئی ہے۔ یورپ کے لوگوں کو دیکھو کہ دنیوی عزت کے لئے لاکھوں کی تعداد میں جان دے رہے ہیں۔ یہ ان کو خیال نہیں کہ ہم بادشاہ بن جائینگے بلکہ اس لئے جان دیتے ہیں کہ وہ سلطنت اور حکومت کو اپنی قوم اور ملک کی خیال کرتے ہیں اس لئے وہ کہتے ہیں کہ اگر ہماری جان جاتی ہے تو کچھ پروا نہیں کیونکہ ہماری سلطنت کی اس میں بہتری ہے۔ پس کس قدر ہم پر افسوس ہے۔ کہ ہم خدائی قوم ہوکر خدا کے انعامات کو قوم کے لئے حاصل ہونے میں معمولی اور چھوٹی چھوٹی بات کو برداشت نہیں کرسکتے۔

علماء کے فرائض

اس کے بعد علما کا بھی کچھ فرض ہے۔ جب قوم کی یہ حالت ہو کہ اس میں گند ہو۔ تو سستی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ ان کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بنی اسرائیل کے متعلق بتایا کہ ان کو سبت کے روز شکار کرنے کی ممانعت تھی۔ وہ لوگ کیا کرتے تھے کہ ہفتہ کے روز جال ڈال آتے تھے۔ اور کافی تعداد میں مچھلیاں جال میں آجاتی تھیں۔ یا اور طریق استعمال کرکے ان کو قابو کرلیتے تھے۔ دوسرے دن جاتے اور گٹھڑیاں باندھ کر اٹھا لیتے تھے۔ جب کوئی ان کو منع کرتا۔ وہ کہتے کہ ہم شکار تھوڑا کرتے ہیں۔ بڑے آدمیوں کے چیلے چانٹے ان منع کرنے والوں کو کہتے۔ کہ کیوں منع کرتے ہو۔ جو کرتے ہیں کرنے دو خدا خود ان کو ہلاک کریگا۔ یا عذاب دیگا۔ وہ جواب میں کہتے کہ ہم اپنے رب کے حضور عذر کرنے کے لئے ایسا کرتے ہیں پھر فرماتا ہے فلما نسوا ما ذکروا بہ جب انھوں نے بھلا دیا جس کی ان کو نصیحت کی گئی تھی انجینا الذین ینھون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب الآیہ۔ تو برائی سے منع کرنے والوں کو ہم نے نجات دیدی۔ اور ظالموں کو عذاب کے ساتھ پکڑا۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نجات منع کرنے والوں کو ہی نصیب ہوتی اور باقی عذاب میں مبتلا اور ذلیل ہوئے۔ اسی طرح یوشع بن نون اور کالب بن یفنہ تو بچ گئے اور جو ظالم تھے ان کو پکڑ لیا گیا

پس بدی کو ہاتھ سے روکو۔ زبان سے روکو۔ جس قدر تمھاری طاقت میں ہے۔ کوشش کرو۔ کبھی آپ نے نہیں دیکھا ہوگا۔ کوئی شخص اپنے گھر کو آگ لگا رہا ہو دوسرے جو عقلمند ہیں اس کو منع نہ کریں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جب اس کا گھر جل چکیگا۔ تو ہمارے گھروں کی نوبت آئیگی۔ پس یہ نہ سمجھو کہ بدی سے وہی انعام سے محروم رہیگا۔ بلکہ قوم پر اس کا اثر پڑیگا۔

اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ بدی کے نزدیک نہ جائیں محمد رسول اللہ کے طرز پر ہم ہوجائیں۔ اگر کسی کو بدی کرتے دیکھیں تو اس کو روک دیں۔ اور اس کو بتادیں کہ تم بدی کرتے ہو اس سے باز آجاؤ اور اخلاقی جرأت دکھائیں۔ اور اخلاقی نامردی ہم سے دور ہوجائے۔ خدا ہمیں اخلاقی بہادری دے کہ دیکھیں اور اس کو روکدیں مگر نہ ایسے طریق سے کہ دوسرے کو ضد میں لاکر اور بدی پر مصر بنائیں۔ بلکہ ایسے طریق سے جو کہ مفید اور بابرکت ہو۔

الفضل کی اشاعت بڑھانا احباب اپنا فرض سمجھیں اور کم از کم ایک ایک خریدار ضرور دیں۔ ورنہ مجبوراً یا تو قیمت بڑھانی پڑیگی۔ یا حجم کم کرنا پڑے گا۔ (مینجر)

ہنگامۂ یورپ

جرمنوں کی پسپائی لنڈن ٢٠ - جولائی - رائٹر کا نامہ نگار فرنچ صدر مقام سے لکھتا ہے کہ اتحادی جرمنوں کو دریائے مارن کے جنوبی کنارے پر پسپا کر رہے ہیں۔ جرمن دریائے مارن کو عبور کر کے شمال کی طرف پسپا ہو رہے ہیں۔

چار سو بیس توپیں اور ٢٠ ہزار سے زیادہ قیدی گرفتار ١٨ - جولائی سے ۴ سو سے زیادہ توپیں اور ٢٠ ہزار سے زیادہ قیدی ہمارے ہاتھ آئے۔

شیٹو تھیری پر فرانسیسی قبضہ لنڈن - ٢١ - جولائی - صبح ٢٠ - جولائی کی امریکن رپورٹ مظہر ہے کہ دریائے این اور مارن کے مابین ہم نے پھر غنیم کی مقاومت پر غالب آکر پیشقدمی جاری رکھی اور بہت سے قیدی گرفتار کئے۔

لنڈن ٢١ - جولائی شام - فرانسیسی رپورٹ مظہر ہے کہ فرنچ سپاہ آج صبح شیٹو تھیری میں داخل ہوئی دریائے اورگ کے شمال اور جنوب میں اور دریائے مارن اور ریمز کے مابین شدید جنگ جاری ہے۔ جرمنوں کی جانبانہ مقاومت کے باوجود ہماری ترقی جاری رہی۔

لنڈن - ٢١ - جولائی - پیرس - شیٹو تھیری کی تسخیر سے دریائے ملن اور این کے مابین جرمن محاذ کا ایک مرکز ساقط ہو گیا ہے دوسرا سلسلہ ہی جواب محفوظ نہیں رہا جنرل ڈاگوٹی کی فوج آج صبح کو شیٹو تھیری میں داخل ہوئی۔ کیونکہ غنیم محاصرہ سے بچنے کی غرض سے رات میں وہاں سے ہٹ گیا تھا شمال و مغرب کی طرف پیشقدمی کر کے فرانسیسی اٹری پلی میں داخل ہو گئے۔

برطانی سپاہ کی شرکت لنڈن - ٢١ - جولائی - فرانسیسی مستقر سے رائٹر کا نامہ نگار آج صبح حسب ذیل تار دیتا ہے۔

برطانی سپاہ نے کل ریمز اور دریائے مارن کے درمیان دریائے آرڈر کے علاقہ میں پہلی مرتبہ جنگ میں شرکت کی

برطانی رات کے وقت اپنے موقعوں پر کھڑے ہو گئے اور فوراً کامل کامیابی کے ساتھ حملہ کیا۔ اور ایک میل سے زیادہ بڑھ گئے۔

جرمن ولیعہد کی غلطی لنڈن ٢١ - جولائی - رائٹر کا تار نگار فرانسیسی صدر مقام سے جرمن حملہ کی ناکامی کی وجوہ پر بحث کرتے ہوئے آج سہ پہر کو حسب ذیل تار دیتا ہے:-

ولیعہد سے یہ غلطی ہوئی کہ اس نے بہت وسیع محاذ پر حملہ کیا جو اس سے زیادہ فوجی تعداد کو متقاضی تھا۔ جو فی الحقیقت اس کے پاس تھی۔ جرمنوں نے اس تجویز کو اچھی طرح سوچا اور اس پر عمل پیرا ہوئے۔ جرمنوں کو ہماری اس توقع کا علم تھا کہ یا تو وہ فرانسیسیوں یا برطانیوں کو ایک دوسرے سے الگ کر دینے کی تجویز پر کاربند ہوں گے یا پیرس پر چڑھائی کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس تجویز سے انہیں معتد بہ مادی اور اخلاقی فائدہ ہوتا۔ اور پیرس پر دوبارہ حملہ کرنے کے لئے یہ نہایت کارآمد ہوتی۔

سابق زار روس گولی سے اڑا دیئے گئے لنڈن ٢٠ جولائی۔ روس کا ایک لاسلکی سرکاری پیغام مظہر ہے کہ سینٹرل اگزیکٹو کمیٹی نے سابق زار روس کے گولی سے اڑا دیئے جانے کے متعلق یورال کونسل کا حسب ذیل پیغام مشتہر کیا ہے:-

زیکوسلاوں کی پیشقدمی سے اکترین برگ سخت معرض خطر میں پڑا ہوا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی سابق زار روس کو کونسل کے قبضہ سے نکال لے جانے کی جوابی انقلاب پسندوں کی سازش منکشف ہوئی اس لئے یورال کی کونسل نے سابق زار نکولس کو اڑا دینے کا فیصلہ کیا۔ اور اس فیصلہ پر ١٦ - جولائی کو عملدرآمد کیا گیا۔

تبت میں بغاوت لنڈن - ٢٢ - جولائی - ٹائمز کو پیکن سے ١٨ - جولائی کا تار حسب ذیل موصول ہوا ہے:

سینٹ نے چین کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا ہے چونکہ مرکزی گورنمنٹ سرحدی افواج کو کافی مدد دینے کے ناقابل ہے اس لئے یہ افواج تبتیوں کی پیشقدمی کا مقابلہ

موجودہ مصائب کے متعلق حضرت مسیح موعود کی نظم
کم از کم ایک لاکھ شائع ہو

حال ہی میں براہین احمدیہ پنجم اور درِّ عدن کے تمام اشعار متعلقہ موجودہ مصائب میں نے بصورت ٹریکٹ یکجا کر کے ایک ہزار تعداد میں چھپوائے ہیں جو یکمشت منصوری کی جماعت نے بغرض تقسیم عام خرید لیے اب دوبارہ کاپی لکھی جا رہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر احباب اسی طرح ہمت کر کے کم از کم ایک لاکھ کی اشاعت کرائیں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ بلکہ آجکل خلق خدا سے سچی ہمدردی یہی ہے کہ موجودہ اور آنے والے مصائب سے بچایا جائے پندرہ روز کے میعادی اعلان سے احباب کو مطلع کیا جاتا ہے اس عرصہ میں درخواستیں بھیجدیں قیمت کچھ بھی نہیں فی ہزار ۱۵ یا ۲ سیکڑہ

خاکسار محمد فخر الدین احمدی ملتانی مہتمم احمدیہ بک ایجنسی قادیان